Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part II Hons paper 4th(2019-20)
Book:-Urdu ki Do Masnaviyan
Topic:-Masnavi k Ajzaaye Tarkeebi

Scanned with CamScanner

مثنوی ایک منظوم داستان ہے۔ اس لئے اس میں وہ تمام اجزائے ترکیبی بھی
موجود ہوں جو داستان کے ہوتے ہیں۔ جس میں قصہ یا پلاٹ، کردار نگاری،
منظر نگاری، معاشرت نگاری، زبان، مافوق الفطری عناصر وغیرہ ہوتے
ہیں۔ مثنوی عربی کا لفظ ہے۔ جس کے معنی "دو ٹکڑے" یا "دوگنا کیا ہوا" کے
ہیں۔ شعری اصطلاح میں مثنوی ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں ہر شعر
اپنے دونوں مصرعوں میں قافیہ رکھتا ہے۔ اور اس میں اشعار کی تعداد
محدود نہیں ہوتی اور مسلسل کہانی بیان کی جاتی ہے۔ مگر پوری مثنوی ایک
ہی بحر میں ہوتی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے مثنوی کا میدان بہت وسیع ہے۔
اس میں رزم و بزم، داستان حسن و عشق، تصوف، فلسفہ، مذہب و
اخلاق، عناصر قدرت غرض ہر قسم کے مضامین نظم کئے جا سکتے ہیں۔

قصہ :- مثنوی کا قصہ طویل ہوتا ہے اور مختصر بھی۔ مثنویوں میں عام
طور پر قصے کی بنیاد اسی پر ہوتی ہے کہ شہزادہ خواب میں کسی خوبصورت شہزادی کو دیکھتا
ہے یا کسی ملک کی شہزادی کی یا کسی کی خوبصورتی کے بارے میں سنتا ہے اور اس کے
حصول کے لئے جد و جہد کرتا ہے۔ اژدھوں سے جنگ کرتا ہے۔ جادوگرنیوں کے جال
میں پھنستا ہے۔ طرح طرح کی مشکلیں جھیلتا ہوا وہ منزل مقصود تک پہنچتا ہے
مرکزی قصے کے ساتھ ضمنی قصے بھی ہوتے ہیں۔ مگر ایک اچھی مثنوی کے لئے
ضروری ہے کہ اس میں جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں ان میں ترتیب و تسلسل پایا
جائے تاکہ داستان پوری طرح ذہن میں آسکے۔ اس لئے سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ
جو مرکزی قصہ ہے اس پر زیادہ توجہ صرف کی جائے اور ضمنی واقعات پر زیادہ زور
نہ دیا جائے تاکہ دلچسپی اور وحدت تاثر برقرار رہے۔

کردار نگاری :- کردار قصے کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہوتے ہیں۔ کرداروں
کے حرکت و عمل سے قصہ آگے بڑھتا ہے۔ مثنویوں میں حقیقی کردار بھی ہوتے
ہیں اور مثالی بھی۔ عام طور پر مثنویوں میں بادشاہ، وزیر، شہزادے
شہزادیوں کا قصہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں جادوگر، جادوگرنیاں بھی کردار
بن کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ حقیقی کردار ہمیں معاشرتی مثنویوں میں ملتے ہیں
جیسے مثنوی سوز و گداز، زہر عشق وغیرہ میں۔ ان مثنویوں کے کردار ہمارے
درمیان کے ہوتے ہیں۔ ان کی عکاسی اس طرح ہوتی ہے کہ یہ کردار چلتے
پھرتے نظر آتے ہیں۔ ان کے غم میں ہم ملول ہیں ان کی خوشی میں ہم خوش۔
مثنوی میں یوں تو بہت سے کردار ہوتے ہیں۔ مگر عام طور پر ہیرو، ہیروئن

Scanned with CamScanner

3 सोमवार

اہم کردار ہوتے ہیں ۔ مگر کبھی کبھی وزیر زادی یا وزیر زادے کے
جیسے ضمنی کردار بھی اہم بن جاتے ہیں جیسے سحر البیان کی وزیر زادی نجم النساء ۔
اس طرح مثنوی میں کردار نگاری کی خاص اہمیت ہوتی ہے ۔ ہر فرد کا ذکر اس
انداز میں کیا جائے کہ اس کی تمام امتیازی خصوصیت ~~واقعہ نگاری ہے~~ ۔
~~واقعات کی بنیاد خواہ اصلیت پر ہو~~ اور اوصاف کا نقش ذہن پر مرتب ہو جائے

معاشرت نگاری، واقعہ نگاری :

مثنوی کی ایک اہم خصوصیت
واقعہ نگاری ہے ۔ واقعات کی بنیاد خواہ اصلیت پر ہو یا خیال پر ان کا
بیان اس انداز میں کیا جائے کہ پڑھنے والے کی نظر کے سامنے تصویر کھنچ جائے ۔ اس
سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس عہد یا دور سے کہانی کا تعلق ہو اس عہد کے طرز
معاشرت، بول چال، رسم و رواج کی عکاسی بھی پوری طرح مثنوی میں ملنی
چاہیے ۔ اسلئے کہ یہ معلومات ہمیں کسی دوسرے صنف سے نہیں مل سکتی ۔ سحر البیان
کی شہرت مقبولیت معاشرت کی زندہ تصویر کشی کی وجہ سے بھی ہے ۔

اسلوب :

مثنوی میں چونکہ قصہ بیان ہوتا ہے اور جاری پورا قصہ سمجھا
جاتا ہے اور واقعہ چونکہ نظم میں ہوتا ہے اور ایک ہی بحر میں ہوتا ہے اسلئے
بیان میں عجز پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے ۔ مثنوی کی زبان و بیان رواں دواں
ہونی چاہیے ۔ باغ و بہار کی اتنی مقبولیت صرف اس کی زبان کی

4 मंगलवार

وجہ سے ہے ۔ سحر البیان کو بھی اردو شاعر نے اور ناقدوں نے بھی جو شہرت دی ہے
جس جس نے بیان اور رواں زبان استعمال کی وہ مثنوی مشہور ہوئی ۔ سحر البیان
گلزار نسیم، زہر عشق یا سوز و گداز یہ مثنویاں اپنی خوبصورتی اور رواں دواں
زبان کی وجہ مشہور ہوئیں ۔ اسلئے کہ قصہ خواہ کتنا ہی دلچسپ کیوں نہ ہو
اگر اس کی زبان نامانوس اور بوجھل ہوگی تو قصے کو سلیقے سے بیان نہ کیا جائے گا
تو وہ ناکام ہو جائیگی ۔ مثنوی کی مقبولیت کا دار و مدار زبان اور خوبصورت انداز
بیان پر ہوتا ہے اسلئے مثنوی کی زبان صاف اور رواں دواں ہونی چاہیے ۔

مافوق الفطری عناصر :

مثنوی کے اجزائے ترکیبی میں مافوق الفطری
عناصر کا بھی دخل ہوتا ہے ۔ جن، دیو، پری، جادوگرنیاں، طلسمی گھوڑا، جادو کے
تالاب، خونخوار اژدہے ۔ یہ مثنوی کے قصے کو آگے بڑھانے میں معاون ہوتے ہیں ۔ حیرت
اور تجسس کی فضا قائم ہوتی ہے ۔ دلچسپی بڑھتی ہے ۔ اسی لئے سحر البیان میں بھی یہ
مافوق الفطری ہستیاں موجود ہیں ۔ گلزار نسیم میں بھی ۔ اور آخر میں سوز و گداز
واقعہ بھی حقیقت سے دور لے جاتا ہے ۔ مثنوی میں جذبات نگاری اور منظر نگاری
کی بھی خاص اہمیت ہے ۔ جب شہزادہ جنگ کے دوران شجاعت کے کارنامے انجام دیتا
ہے تو محاکمہ کی خوفناکی کا منظر، جادوگروں کے خوفناک سراپے، حسینہ کی خوبصورتی